# پہلے قعدے میں مقتدی نے تشہد کا تکرار کیا، تو نماز کا حکم

**مجیب:** مفتی محمد قاسم عطاری

**فتوی نمبر:** AQS-2694

**تاریخ اجراء:** 24 ربیع الآخر 1446ھ / 28 اکتوبر 2024ء

## دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات نمازِ پنجگانہ میں امام صاحب پہلے قعدہ میں تشہد پڑھ رہے ہوتے ہیں، لیکن مقتدی کا تشہد مکمل ہو جاتا ہے، تو اب اگر مقتدی اس وجہ سے کہ خاموش رہنے سے سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے، دوبارہ آدھی تشہد پڑھ لے، تو مقتدی کی نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جماعت میں مقتدی کو چاہیے کہ اس رفتار سے تشہد پڑھے کہ امام کے تشہد مکمل کرنے تک مقتدی کا تشہد مکمل ہو جائے اور اگر مقتدی نے قعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ لیا،

تو اب اس پر واجب ہے کہ خاموش بیٹھا رہے اور امام کے اٹھنے کا انتظار کرے؛ یہ خاموش بیٹھنا امام کی اتباع کی وجہ سے ہے، تو اس سے مقتدی کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، کیونکہ مقتدی قعدہ اُولیٰ میں امام سے پہلے تشہد مکمل کر لے، تو اب تیسری رکعت کے لیے کھڑا نہیں ہو سکتا، کہ امام کی اتباع واجب ہے اور امام ابھی تک بیٹھا ہوا ہے؛ اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ پہلے قعدے میں تشہد سے زیادہ کچھ بھی نہ پڑھا جائے، خواہ دُرودِ پاک ہو یا تشہد ہی کا تکرار ہو، اگر دُرود پاک پڑھا، یا تشہد کا تکرار کیا، تو ترکِ واجب ہو گا، تو اب خاموش رہنے کے علاوہ کوئی اور صورت نہیں بچی، تو مقتدی کے حق میں یہی متعین ہو گیا کہ وہ خاموش رہے گا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں مقتدی نے ایک دفعہ تشہد پڑھنے کے بعد یہ سوچ کر کہ خاموش نہیں رہنا، پھر آدھا تشہد پڑھ لیا، تو اس کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو جائے گی، کیونکہ یہ جان بوجھ کر (ایک رکن کی مقدار سے زیادہ) تشہد کا تکرار (یعنی ترکِ واجب) کرنا ہے اور جان بوجھ کر واجب کا ترک اگرچہ امام کے پیچھے ہو، اس سے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہو جاتی ہے۔

نیز جان بوجھ کر واجب ترک کرنا گناہ بھی ہے، لہٰذا اس گناہ سے توبہ کرنا بھی اس پر لازم ہو گا۔

مقتدی امام سے پہلے تشہد پڑھ لے، تو خاموش رہنے کا حکم ہے، جیسا کہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(ولا یزید) فی الفرض (علی التشھد فی القعدة الأولی) إجماعا (فإن زاد عامدا کرہ) فتجب الإعادة (أو ساھیا وجب علیه سجود السھو لتأخیر القیام. **ولو فرغ المؤتم قبل إمامه سکت اتفاقا**" ترجمہ: (اکیلے نماز پڑھنے والا شخص) فرضوں کے قعدہ اولیٰ میں بالاتفاق تشہد سے زیادہ کچھ بھی نہ بڑھائے۔ اگر قصداً کچھ زیادہ کیا، تو مکروہ تحریمی عمل کیا اور نماز واجب الاعادہ ہو جائے گی، یا بھول کر کچھ زیادہ کیا، تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا، تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر کی وجہ سے، لہٰذا **اگر مقتدی امام سے پہلے تشہد سے فارغ ہو جائے، تو بالاتفاق (اس کے لیے حکم ہے کہ) خاموش رہے۔**

مقتدی کے حق میں سکوت واجب ہونے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحفۃ الاخیار میں ہے:"(قوله سکت اتفاقاً) ای لا یاتی بالصلوات ولا یکرر کلمة الشھادة اما الاول فلما تقدم من انه لا یزید واما الثانی فلما تقدم فی الواجبات من ان کل کلمة من التشھد واجب ثم قال وعدم تکریر کل فلم یبق الا السکوت او القیام وفی القیام عدم متابعة الامام الواجبة فتعین السکوت" ترجمہ: مصنف کا قول: (بالاتفاق مقتدی خاموش رہے گا) یعنی نہ ہی درودِ پاک پڑھے اور نہ ہی کلمۂ شہادت کا تکرار کرے گا، پہلی چیز (یعنی درودِ پاک نہ پڑھنا) اس وجہ سے ہے کہ پیچھے گزر چکا کہ (یہ واجب ہے کہ پہلے قعدے میں) تشہد پر کچھ بھی زیادہ نہیں کرے گا، اور دوسری چیز (یعنی کلمہ شہادت کا تکرار نہ کرنا) اس وجہ سے ہے کہ واجبات کے بیان میں گزر چکا ہے کہ تشہد کا ہر کلمہ واجب ہے، پھر فرمایا کہ تمام (واجبات میں سے کسی) کا تکرار نہ کرنا (بھی واجب ہے)، تو اب صرف دو صورتیں بچ گئیں، ایک خاموش رہنا اور دوسری قیام کرنا۔ اگر قیام کرے گا، تو امام کی اتباع جو واجب ہے، وہ نہیں رہے گی، لہٰذا اب (مقتدی کے حق میں) صرف خاموش رہنا ہی متعین ہو گیا۔ (تحفۃ الاخیار علی الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی بیان تالیف الصلوٰۃ، صفحہ 63، مخطوطہ)

در مختار کی مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"(قوله سکت اتفاقا) لأن الزیادة علی التشھد فی القعود الأول غیر مشروعة کما مر، فلا یأتی بشیء من الصلوات و الدعاء وإن لم یلزم تأخیر القیام عن محله، إذ القعود واجب علیه متابعة لإمامه۔۔۔ قال ح: وھذا فی قعدة الإمام الأخیرة کما ھو صریح قوله لیفرغ عند سلام إمامه، **وأما فیما قبلھا من القعدات فحکمه السکوت کما لا یخفی. اھ**" ترجمہ: (شارح کا قول: مقتدی پہلے قعدے میں امام سے پہلے تشہد پڑھ لے، تو

بالاتفاق خاموش رہے) کیونکہ پہلے قعدے میں تشہد کی مقدار سے زیادہ ٹھہرنا، جائز نہیں ہے، جیسا کہ پیچھے گزرا ہے، لہٰذا (مقتدی) درودِ پاک، دعا وغیرہ کچھ نہیں پڑھے گا، اگرچہ اس سے قیام میں تاخیر لازم نہیں آتی، کیونکہ یہ بیٹھنا امام کی اتباع کی وجہ سے اس پر واجب ہے۔ (پھر قعدہ اخیرہ کے چند احکام بیان کرنے کے بعد فرمایا:) علامہ حلبی کہتے ہیں کہ یہ گفتگو قعدہ اخیرہ کے بارے میں ہے، جیسا کہ اس قول میں صراحت ہے کہ (مسبوق آہستہ آہستہ پڑھے) تاکہ امام کے سلام کے وقت مسبوق تشہد سے فارغ ہو اور **بہر حال قعدہ اولیٰ میں! تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں خاموش ہی رہنا ہے۔ جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔** (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی بیان تالیف الصلوٰۃ، جلد2، صفحہ269، 270، مطبوعہ کوئٹہ)

قعدہ اُولیٰ میں سہواً تکرارِ تشہد سے سجدہ سہو واجب ہونے سے متعلق تبیین الحقائق، محیط برہانی اور خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے، واللفظ للاول: "ولو كرر التشهد فی القعدة الأولى فعليه سجودُ السهوِ" ترجمہ: اگر (بھولے سے) پہلے قعدے میں تشہد کا تکرار کیا، تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا۔ (تبیین الحقائق، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السھو، جلد1، صفحہ474، مطبوعہ بیروت)

تشہد سے زیادہ ایک رکن کی مقدار پڑھا، تو ترکِ واجب ہو گا، چنانچہ نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: "يجب (القيام الى) الركعة (الثالثة من غير تراخ بعد) قراءة (التشهد) **حتى لوزاد عليه بمقدار اداء ركن ساهيا يسجد للسهو لتاخير واجب القيام للثالثة**" ترجمہ: تشہد پڑھنے کے بعد بغیر تاخیر تیسری رکعت کی طرف اٹھنا واجب ہے، اگر کسی نے بھولے سے تشہد پر ایک رکن کی مقدار زیادتی کی، تو تیسری رکعت کے لیے اٹھنے کا واجب مؤخر ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرے گا۔

قصداً ایسا کرنے کی صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہونے سے متعلق حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: "احترز به عن العمد فان الصلاة تكون به مكروهة تحريما" ترجمہ: بھولنے کی قید سے عمداً کو نکال دیا، کیونکہ جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، واجبات الصلاۃ، جلد1، صفحہ342، مکتبہ غوثیہ، کراچی)

رکن کی تفسیر کے متعلق حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: "ولم يبينوا قدر الركن وعلى قياس ما تقدم أن يعتبر الركن مع سنته وهو مقدر بثلاث تسبيحات" ترجمہ: علماء نے رکن کی مقدار بیان نہیں کی اور قیاس یہی ہے کہ اس میں سنت کے ساتھ رکن کا اعتبار کیا جائے اور یہ تین تسبیح کی مقدار ہے۔ (حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب سجود السھو، جلد2، صفحہ76، مکتبہ غوثیہ، کراچی)

مقتدی بھی اگر جان بوجھ کر کسی واجب کو ترک کرے، تو اس کی نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ "اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ امام کے ساتھ نہ کیا، بلکہ امام کے فارغ ہونے کے بعد کیا، تو نماز اس کی ہوئی یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "ہوگئی اگرچہ بلاضرورت ایسی تاخیر سے گنہگار ہوا اور **بوجہ ترک واجب اعادہ نماز کا حکم دیا جائے** تحقیق مقام یہ ہے کہ۔۔۔۔(مقتدی نے) اگر بلاضرورت فصل کیا، تو قلیل فصل میں جس کے سبب امام سے جاملنا فوت نہ ہو، ترکِ سنت اور کثیر میں جس طرح صورتِ سوال ہے کہ **فعل امام ختم ہونے کے بعد اس نے فعل کیا، ترکِ واجب میں جس کا حکم اس نماز کو پورا کر کے اعادہ کرنا۔**" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 275،274، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ "امام کے پیچھے اگر مقتدی سے سہواً یا قصداً کوئی واجب چھوٹ گیا، مثلاً: تشہد نہیں پڑھا تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "کسی واجب کو قصداً (جان بوجھ کر) امام کے پیچھے چھوڑنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ہوگیا ور اگر امام کے پیچھے سہواً (بھولے سے) کوئی واجب چھوٹ گیا، تو پھر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔" (وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ210، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

اور مکروہ تحریمی کے گناہ ہونے سے متعلق فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: "ترک واجب مکروہ تحریمی اور مکروہ تحریمی کا ارتکاب گناہ۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد7، صفحہ40، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم